114129 ـ خنزیر کے مواد پر مشتمل غذائی اشیاء استعمال کرنے کا حکم

سوال

میں ان اشیاء کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں جو فروخت ہو رہی ہیں لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں اس میں کیا پایا جاتا ہے، ہو سکتا ہے وہ حرام اشیاء پر مشتمل ہو، میں نے انٹرنیٹ پر پڑھا ہے کہ درج ذیل کوڈ والی اشیاء جو حرام پر مشتمل ہیں:

E100 , E110 , E120 , E140 , E141 , E153 , E210 , E213 , E214 , E216 , E234 , E252 , E270 , E280 , E325 , E326 , E327 , E334 , E335 , E336 , E337 , E422 , E430 , E431 , E432 , E433 , E434 , E435 , E436 , E440 , E470 , E471 , E472 , E473 , E474 , E475 , E476 , E477 , E478 , E481 , E482 , E483 , E492 , E493 , E494 , E495 , E542 , E570 , E570 , E572 , E631 , E635 , E904

) . (risque de le contenir E104–E122–E141–E150–E153–E171–E173–E180–E240–E214–E477–E151

میں نے اس کے متعلق ویب سائٹ www.islamweb.net) ، اور www.islamonline.net درج ذیل کلام پڑھی ہے:

ماہر اور تجربہ کار مسلمان افراد کی رپورٹ کے مطابق یہ مواد مکمل طور پر یہ مواد اپنی حالت تبدیل کر چکے ہیں اور ان پر اصل نام صادق نہیں آتا؛ کیونکہ اس کیمائی یا طبعی تبدیلی سے یہ دوسرا مادہ بن گیا ہے، اپنے اصل خواص کھو جانے کی بنا پر ان مواد کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں.

اور اہل علم کے ہاں یہ معلوم ہے کہ استحالہ یعنی حالت تبدیل ہو جانے سے حرام مواد مباح ہو جاتا ہے، اس کی مثال میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اگر خنزیر یا کتا نمك والے برتن میں گر جائے اور وہ اسے کھا جائے اور نمك کے فعل کے تحت اس کی حالت بالکل بدل جائے اور وہ اس میں حل ہو جائے حتی کہ اپنے اصل خواص کھو دے تو اس نمك کا استعمال جائز ہے، علماء سلف کے ہاں یہ قاعدہ معروف تھا، اور انہوں نے ایك دن بھی ایسی حالت سے تبدیل ہو جانے والی چیز کے استعمال میں حرج محسوس نہیں کیا، اس طریقہ سے اس کی حالت تبدیل ہو جائے جو بعض حرام مواد کو مباح کر دے لیکن جو حرام ہیں، وہ ان چکناہٹ والے مواد چربی اور خنزیر کے گوشت وغیرہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں؛ کیونکہ عام طور پر چکنائی والا مواد تبدیل نہیں ہوتا، نہ تو گرم کرنے سے ہی اور نہ ہی اسے ابالنے سے بدلتا ہے.

اس لیے مثلا اگر ڈبہ پر خنزیر یا حیوانات کے چکنائی والے مواد کا لکھا ہو تو اسے اوپر بیان کردہ سبب کی بنا پر مطلقا استعمال کرنا جائز نہیں"

1 ـ کیا خریداری کی ہر اشیاء کی مجھے چھان پھٹك کرنا ہو گی ؟

اور حرام مواد پر مشتمل اشیاء کی ہم کس طرح پہچان کر سکتے ہیں ؟

اگر آپ ان کوڈ نمبر والے مواد کے استعمال کا کہیں تو وہ کونسے نمبر ہیں ؟

اور اگر آپ اس مواد کا کہیں جس سے مل کر یہ مواد بنتا ہے تو اس کے علاوہ کچھ اور مواد ایسے بھی ہیں جو سمجھ سے باہر ہیں، اور بعض ایسی اشیاء ہیں جن پر کچھ نہیں لکھا ہوتا ؟

2 ـ کیا یہ صحیح ہے کہ اگر مقدار بالکل قلیل اور تھوڑی ہو تو اسے استعمال کرنا جائز ہے ؟

اور اگر ہمیں مقدار کا علم نہ ہو تو کیا اسے کھانا جائز ہو گا ؟

3 ـ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ رومی مرغی میں خنزیر کے مواد کی پیوندکاری کی جاتی ہے تو اس کا آپ کیا جواب دینگے ؟

4 ـ اگر میں کوئی ایسی چیز کھا لوں ہو سکتا ہے اس میں ایسی مواد ہو جو خنزیر سے نکالا گیا ہو (یعنی ایسا ہونے کا شک ہو) تو کیا مجھ پر گناہ ہو گا ؟

اگر ابتدا میں شك ہو کہ اس میں خنزیر کا مواد پایا جاتا ہے، اور وہ چیز کھانے کے بعد دیکھوں کے اس پر خنزیر کے مواد پر مشتمل چیز والا کوڈ نمبر موجود ہے تو کیا میں گنہگار ہوں ؟

سوال طویل ہو جانے میں معذرت خواہ ہوں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان شخص دوسروں ممتاز ہی اس طرح ہوتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے متعلق شرعی احکام کا خیال رکھتا اور ان کی پابندی کرتا ہے، اور ان احکام میں اس کی کمائی، اور اس کے کھانے پینے کے احکام شامل ہیں، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان شخص کے لیے دنیا و آخرت میں حلال کھانے کی اہمیت بیان کی ہے، چنانچہ آپ نے واضح کیا کہ حرام کھانا تناول کرنا دعا کی عدم قبولیت کا باعث بنتا ہے، اور رہا آخرت کا مسئلہ تو اس سلسلہ میں بہت شدید قسم کی وعید آئی ہے کہ حرام پر پلنے والے جسم کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے.

اسی کو بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہر وہ جسم جو حرام پر پلتا ہے اس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے "

اسے طبرانی نےروایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (4519) میں صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے مسلمان کو ایسی چیز کھانے سے بچنا چاہیے جو اس کے لیے حلال نہیں، اور اسے حلال کھانے کی حرص

اور کوشش کرنی چاہیے، چاہیے اسے اس کے لیے کتنی بھی قیمت ادا کرنی پڑے، اور اس کے حصول کے لیے اسے کئی گناہ کوشش اور جدوجھد کرنی پڑے.

دوم:

خنزیر حرام اور نجس و پلید ہے، اس کا گوشت کھانا حلال نہیں، اور نہ ہی اس کی چربی کھانی حلال ہے، چاہیے وہ قلیل مقدار میں ہی ہو، اور اس کا کوئی جزء نہیں کھایا جا سکتا، اس لیے اگر آپ روٹی یا کھانے یا دوائی میں خنزیر کے گوشت یا چربی کے اجزاء پائیں تو اس کا کھانا حرام ہو گا.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" اگر مسلمان شخص کو یقین ہو، یا اس کا ظن غالب ہو کہ کھانے یا دوائی یا ٹوتھ پیسٹ وغیرہ کسی بھی چیز میں خنزیر کا گوشت یا اس کی چربی یا خنزیر کی ہڈی کا پاؤڈر موجود ہے تو اس کے لیے وہ چیز کھانی اور پینی اور اسے جسم پر ملنا حرام ہے.

اور جس میں شك ہو اسے بھی استعمال نہ کرے بلکہ اسے ترك کر دے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم اس چیز کو چھوڑ دو جس میں شك ہو اور اسے استعمال کرو جس میں شك نہیں " انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (22 / 281).

سوم:

اگر کسی چیز میں حرام کی موجودگی کا شك پیدا ہو جائے تو کیا مسلمان شخص کے لیے اس کے متعلق سوال کرنا اور اسے تلاش کرنا واجب ہے ؟

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا اس سلسلہ میں کلام بیان ہو چکی ہے کہ:

" جس میں شك پیدا ہو جائے تو اسے استعمال نہ کریں بلکہ ترك کر دیں "

اور ایك دوسرے فتوی میں درج ذیل کلام ہے:

" حرام کھانے سے اجتناب کرنے کے لیے اس کی تفصیل معلوم کی جائیگی "

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (22 / 285).

اگر کسی ملك میں کھانے پینے کی اشیاء تیار کرنے والی فیکٹریوں میں خنزیر کے اجزاء استعمال کرنے کی ممانعت نہ ہو تو واجب اور ضروری یہی ہے کہ اس کے متعلق تفصیل معلوم کی جائے کہ اس میں کیا استعمال کیا گیا ہے، کیونکہ اس طرح کے ممالك میں خنزیر کی بقایا جات مثلا چربی وغیرہ بہت سارے مشروبات اور کھانے کی اشیاء اور ادویات اور ٹوتھ پیسٹ وغیرہ میں استعمال کی جاتی ہیں.

اس لیے کہ اگر وہ اشیاء تیار کرنے والا ملك اسلامی ہو جہاں خنزیر کے اجزاء کا استعمال ممنوع ہو تو مسلمان شخص کے لیے فی ذاتہ مباح اشیاء کے متعلق استفسار اور سوال کرنا ضروری نہیں؛ کیونکہ اس طرح کی حرام اشیاء کا اسلامی ملك میں استعمال بعید معلوم ہوتا ہے.

چیز کے بارہ میں سوال کرنے اور تفصیل معلوم کرنے یا نہ کرنے کے متعلق علماء کرام کا جواب ان اشیاء کو تیار کرنے والے ممالك کے اعتبار سے ہو گا.

اور یہ بھی تفصیل معلوم کرنے اور بحث میں شامل ہوتا ہے کہ اہل علم اور اشیاء کے مرکبات اور کیمائی ترکیبات کے ماہر حضرات سے سوال کیا جائے.

اور یہ بھی تفصیل اور بحث میں شامل ہوتا ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء کے ڈبوں وغیرہ پر موجود نسخہ اور ترکیبی اشیاء کی لسٹ کا مطالعہ کیا جائے، اور یقین اور تاکید کرنے کے لیے یہی کافی ہے، چاہے وہ کسی کافر ملك کی تیار کردہ ہی ہو؛ کیونکہ اس طرح کی اشیاء لکھنے میں قوانین اور جرمانے کا خوف رکھتے اور خیال کرتے ہوئے لکھی جاتی ہیں.

اور پھر کافر تو مال و زر کے بندے اور غلام ہیں وہ ـ غالبا ـ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو مصیبت اور خسارہ میں نہیں ڈالتے.

اور ڈبوں پر جو کوڈ اور نمبر اور نام ایسے ہوں جن کے معانی کا مفہوم نہ سمجھ سکتا ہو تو اس کے متعلق تجربہ کار

اور اس کا علم رکھنے والوں سے دریافت کا جا سکتا ہے اور یہ علم بہت سارے طریقوں سے اس وقت متوفر ہے، تو جو شخص ان کو ثقہ سمجھتا ہے اور اسے اطمنان ہو تو وہ ڈبے پر موجود ترکیب کا مطالعہ کرنے پر ہی اکتفا کرے، وگرنہ اسے اس سے بھی زیادہ یقین اور تاکید کرنی چاہیے، یا پھر زیادہ بہتر اور اچھا یہی ہے کہ اس سے مکمل طور پر اجتناب کیا جائے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا الکل یا خنزیر کی اشیاء کی عدم موجودگی کا یقین کرنے کے لیے کھانے والی اشیاء کے ڈبوں پر لکھے گئے ترکیبی اجزاء پڑھنا واجب ہیں ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

جی ہاں ایسا کرنا واجب ہے " انتہی.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (22 / 285).

چہارم:

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے وہ اس حالت میں ہے جب کھانے پینے کی اشیاء یا ادویات میں خنزیر کی چربی یا گوشت قلیل یا کثیر مقدار میں ہو.

تو کیا اگر خنزیر کا گوشت اور چربی اس طرح تیار کر کے اس کی حالت بدلی جائے جو اس کی حالت کو بدل دے تو اس کی حرمت ختم ہو جاتی ہے، یا کہ وہ پھر بھی حرام ہی رہتا ہے اس سے اجتناب کرنا واجب ہے ؟

اس کے متعلق اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے، مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ اس سے حرمت ختم نہیں ہو گی، اور نہ ہی حکم میں کوئی تبدیلی آئیگی.

لیکن دوسرے علماء (مثلا اسلامی میڈیکل علوم کمیٹی) نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے یہ رائے اختیار کي ہے، نجس اور حرام اشیاء جب کسی دوسری چیز میں تبدیل ہو جائیں اور اس کی حالت بدل جائے جو اس کی نجاست اور اس کے نام کو ختم کر دے تو وہ حلال ہو گی، اور یہ رائے اس کی موافقت کرتی ہے جسے ابن قیم رحمہ اللہ نے راجح

قرار دیا ہے، (اور جسے ہم بھی راجح خیال کرتے ہیں)، اور ہم نے یہ دونوں قول سوال نمبر (97541) کے جواب میں نقل کیے ہیں، آپ اس کا مطالعہ کریں.

یہاں ہم یہ اضافہ کرنا چاہتے ہیں: سعودی عرب کبار علماء کمیٹی کے علماء کی بھی ترجیح یہی ہے، ان کی کتاب " البحوث العلمية " میں درج ہے:

اس کی نظیر یہ ہے: جو درختوں اور کھیتوں کو نجس پانی وغیرہ دیا جاتا ہے، حالت تبدیل ہو جانے کی بنا پر اس کے پھل حلال ہیں.

اور اس کی نظیر یہ بھی ہے: کہ شراب سے جو سرکہ بنایا گیا ہے وہ طاہر ہے، اور اسے بطور سالن استعمال کرنا حلال ہے، اور اس کی خرید و فروخت اور خریداری اور دوسرے فوائد حاصل کرنا حلال ہیں، حالانکہ وہ حرام شراب تھی، اس کا پینا اور فروخت کرنا اور خریداری کرنا حرام تھا، اور یہ سب حالت میں تبدیلی کی بنا پر ہو " انتہی.

دیکھیں: البحوث العلمية (3 / 467).

پنجم:

جس نے بھی کوئی حرام کھانا کھایا اور اسے اس کے متعلق علم نہ تھا: تو اس کے لیے واجب یہ ہے کہ اس میں سے جو باقی بچا ہے اس سے اجتناب کرے، اور جو گزر چکا ہے اس میں اس پر کوئی لازم نہیں، بلکہ اسے مستقبل میں آئندہ تفصیل معلوم کرنی چاہیے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص نے لاعلمی میں خنزیر کا گوشت کھا لیا کھانے کے بعد اس کے پاس ایك شخص آیا اور اسے کہنے لگا: یہ تو خنزیر کا گوشت تھا، اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں خنزیر کا گوشت مسلمانوں پر حرام ہے، تو اس شخص کو کیا کرنا چاہیے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اس سلسلہ میں اس پر کچھ لازم نہیں آتا، اور اس پر کوئی حرج و گناہ نہیں؛ کیونکہ اسے علم ہی نہ تھا کہ وہ خنزیر کا گوشت ہے، بلکہ آئندہ مستقبل میں اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کے متعلق معلوم کرے اور تعفصیل جاننے کی کوشش کرے " انتہی.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفى.

الشيخ عبد الله بن قعود.

ديكهيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (22 / 282 ـ 283).

والله اعلم .